رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۹۱

روزنامہ

الفضل

قادیان دارالامان

ایڈیٹر غلام نبی

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت فی پرچہ دو پیسے

جلد ۲۶ | ۳ جمادی الثانی ۱۳۵۷ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۳۱ جولائی ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۷۴

تحریک جدید کی اہمیت اور اس کے مطالبات

سب سے آخری لیکن سب سے اہم مطالبہ

از ملک محمد عبداللہ صاحب مولوی فاضل

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق ۳۱ جولائی ۱۹۳۸ء کو تحریک جدید کے جلسے منعقد ہوں گے۔ یہ جلسے اندرون اور بیرون ہند جہاں جہاں جماعت ہائے احمدیہ موجود ہیں کئے جائیں گے۔ جن میں تحریک جدید کے مطالبات پر پہلے سے زیادہ سرگرمی اور جوش سے عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی جائے گی۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق ہر مخلص احمدی سے توقع کی جائے گی۔ کہ تحریک جدید کا چندہ اگر ابھی تک اس نے ادا نہیں کیا۔ تو اب زیادہ کوشش کر کے ادا کر دے اس میں جہاں اسے اپنا وعدہ پورا کرنے کا ثواب ملے گا۔ وہاں اپنے امام کے اس دوسرے حکم کی تعمیل کا بھی یقیناً ثواب ہوگا۔ اور مزید برآں حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کا مستحق ہوگا۔ اس جلسہ تحریک جدید کے لئے اخبار کی یہ اشاعت آخری ہے۔ اس لئے اس میں تحریک جدید کے آخری لیکن سب سے اہم مطالبہ کے متعلق کچھ عرض کیا جاتا ہے:۔

یہ مطالبہ دعا ہے۔ کون احمدی اس بات سے واقف اور آگاہ نہیں کہ دہریت اور الحاد کے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت اس غرض کے لئے ہوئی کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ بندوں کا تعلق استوار کیا جائے۔ آج یورپ کے تمدن اور اس کے فلسفہ نے لوگوں کو خدا تعالیٰ کی ذات سے بیگانہ بنا دیا ہے۔ کفر و الحاد کی رو سیلاب کی طرح امڈی چلی آ رہی ہے۔ اور تھمنے میں نہیں آتی۔ مسلمان ہیں۔ کہ وہ اس کا مقابلہ۔ اور دفاع کرنے کی بجائے خود اس میں بہے جا رہے ہیں۔ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کے وجود کو مشکوک نگاہوں سے دیکھا جاتا۔ اس کی قدرتوں کو ایک فسانہ ماضی تصور کیا جاتا۔ اور اس کے حضور دعا کرنا۔ اور اس کی قبولیت کا منتظر رہنا تو بالکل ایک قصۂ پارینہ خیال کیا جاتا ہے پس ایسے وقت میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دنیا میں مبعوث کیا گیا۔ تا آپ دنیا پر ظاہر کر دیں۔ کہ آج بھی اگر کوئی اپنے اندر حقیقی تڑپ پیدا کرے۔ اور خدا تعالیٰ کو پکارے تو وہ اس کی آواز کو سنتا اور اس کی عرض کو منظور کرتا ہے۔ کیونکہ اس کی صفات میں سے کوئی صفت باطل نہیں ہوئی۔ وہ آج بھی فرما رہا ہے۔ ادعونی استجب لکم۔ تم میرے حضور التجا کرو۔ میں اسے قبول کروں گا۔

پس صلاحیت کا فقدان ہماری طرف سے ہے اور اس کو دوبارہ قائم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ جنہوں نے دنیا کو اپنے عمل سے دکھا دیا۔ کہ واقعی اللہ تعالیٰ ہمکلام ہوتا اور دعائیں قبول کرتا ہے۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی بعض خصوصیات کا ذکر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"دوم دعاؤں کا قبول ہونا میں نے عربی تصانیف کے دوران میں تجربہ کر کے دیکھ لیا ہے۔ کہ کس قدر کثرت سے میری دعائیں قبول ہوئی ہیں۔ ایک ایک لفظ پر دعا کی ہے۔ اور میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو مستثنےٰ کرتا ہوں (کیونکہ ان کی طفیل اور اقتدا سے تو یہ سب کچھ ملا ہی ہے) اور میں کہہ سکتا ہوں کہ میری دعائیں اس قدر قبول ہوئی ہیں کہ کسی کی نہیں ہوئی ہوں گی"۔ (ملفوظات حضرت مسیح موعود صفحہ ۲۶۷)

پھر حضور فرماتے ہیں"۔ میں تمہیں یہ سمجھانا چاہتا ہوں۔ کہ جو لوگ قبل از نزول بلا دعا کرتے ہیں۔ اور استغفار کرتے اور صدقات دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرتا ہے اور عذاب الٰہی سے ان کو بچا لیتا ہے۔ میری ان باتوں کو قصہ کے طور پر نہ سنو۔ میں نصح اللہ کہتا ہوں اپنے حالات پر غور کرو۔ اور آپ بھی اور اپنے دوستوں کو بھی دعا میں لگ جانے کے لئے کہو استغفار عذاب الٰہی اور مصائب شدیدہ کے لئے سپر کا کام دیتا ہے۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ماکان اللہ لیعذبھم وھم یستغفرون اس لئے اگر تم چاہتے ہو کہ اس عذاب الٰہی سے تم محفوظ رہو۔ تو استغفار کثرت سے پڑھو"۔ (ملفوظات صفحہ ۱۹۹)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان ارشادات سے ظاہر ہے کہ سب سے بڑا حربہ مومن کے لئے دعا ہے۔ اس سے وہ ان آفات اور مصائب سے محفوظ رہتا۔ اور ناممکنات کو ممکنات میں بدلا ہوا دیکھ سکتا ہے:۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے تحریک جدید کے مطالبات کے سلسلہ میں دعا کے مطالبہ پر خاص زور دیا ہے۔ اور جماعت کو اس کی طرف بہت توجہ دلائی ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

"دنیوی سامان خواہ کس قدر کئے جائیں آخر دنیاوی سامان ہیں۔ اور ہماری ترقی کا انحصار ان پر نہیں بلکہ ہماری ترقی خدائی سامان کے ذریعہ ہوگی۔ اور یہ خانہ اگرچہ سب سے اہم ہے۔ مگر اسے میں نے آخر میں رکھا ہے۔ اور وہ دعا کا خانہ ہے۔ . . . اگر ہمارے دلوں میں حقیقی ایمان پیدا ہو جائے۔ اور ہم صرف خدا کے ہو جائیں۔ تو ساری دنیا کو فتح کر لینا بھی کچھ مشکل نہیں۔"

پھر فرماتے ہیں:۔

"جو اَن پڑھ اور نہ صرف اَن پڑھ بلکہ کند ذہن ہیں۔ اور اپنی اپنی جگہ کڑھ رہے ہیں کہ کاش ہم بھی عالم ہوتے۔ کاش ہمارا بھی ذہن رسا ہوتا۔ اور ہم بھی تبلیغ دین کے لئے نکلتے۔ ان سے میں کہتا ہوں کہ ان کا بھی خدا ہے۔ جو اعلےٰ درجہ کی عبارت آرائیوں کو نہیں دیکھتا بلکہ دل کو دیکھتا ہے۔ وہ اپنے سیدھے سادھے طریق سے دعا کریں۔ خدا تعالےٰ ان کی دعا کو سنے گا۔ اور ان کی مدد کرے گا۔"

پس سب سے اہم اور ضروری بات یہ ہے کہ جو کچھ ہم جانی اور مالی قربانی کر سکتے ہیں وہ کریں۔ اور پھر اپنے خالق حقیقی کے آستانہ پر جھکیں۔ اور اسکے در پر اپنی جبین نیاز رکھ دیں۔ اور سچے دل اور خلوص کے ساتھ۔ عاجزی اور فروتنی کے ساتھ یہ التجا کریں۔ کہ اے خدا آج تیری کمزور جماعت کی مخالفت انتہا کو پہونچ گئی۔ وہ نہایت قلیل التعداد اور بے سروسامان ہے۔ دشمن طاقتور اور بہت کثرت میں ہے۔ ان حالات میں تو ہی ہماری مدد فرما۔ اور ہمیں کامیابی عطا کر کہ بجز تیرے اور کوئی ہمارا مددگار اور ہماری پکار کو سننے والا نہیں۔ ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم

یہ ایسا مطالبہ ہے جو ہر ایک احمدی خواہ وہ امیر ہو یا غریب۔ تندرست ہو یا بیمار سفر میں ہو یا حضر میں پورا کر سکتا ہے اور خدا تعالےٰ کی رحمت کو جوش میں لانے کی کوشش کر سکتا ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ پورے اہتمام کے ساتھ سلسلہ احمدیہ کی ترقی۔ اسلام کے غلبہ کے لئے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت اور درازی عمر کے لئے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہر فرد کی عافیت اور مورد برکات الٰہی بننے کے لئے۔ مبلغین جماعت احمدیہ کی کامیابی کے لئے۔ اور احمدیت کے ہر خادم کی کامیابی کے لئے دعائیں کرتے رہیں ؛

امیر المومنین ایدہ اللہ کا خطاب جماعت احمدیہ سے

از شیخ عبد الجلیل صاحب عشرت بی۔ اے

یہ فرمایا امیر المومنیں نے احمدیوں سے
بناؤ سادگی کو تم شعار زندگی اپنا

جماعت میں جو ہیں بیکار وہ مصروف ہو جائیں
امانت فنڈ کی تحریک میں حصہ اگر لوگے

کہا یہ عورتوں سے چھوڑ دو گوٹہ کناری کو
کرو محفوظ اسلامی تمدن مغربیت سے

نکل جاؤ گھروں سے تم کفن باندھے ہوئے سر سے
اٹھو جاگو گئے وہ دن تغافل کے تساہل کے

تکلف اور زیبائش کو سمجھو قصہ کہنہ
کسی چھوٹے سے چھوٹے کام سے رُوحی کمائیں

تو بچ جاؤ گے دنیا میں تم آئے دن کے قرضوں سے
نئے زیور بنانے کے لئے پہلے نہ تڑواؤ

بچاؤ اپنے ایمانوں کو اس دریرہ لعنت سے
خدا کی راہ میں جانیں لڑانے سے دل لرزے

ابھی کیا ہے ابھی تو ابتدائے عشق ہے ہمدم
ابھی تو وادیٔ پُرخار میں پہونچے نہیں ہیں ہم

صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب کی کامیابی

قادیان ۲۹ جولائی۔ آج لنڈن سے جناب مولوی عبد الرحیم صاحب درد ایم۔ اے نے بذریعہ تار یہ مسرت انگیز خبر ارسال کی ہے۔ کہ صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ ابن حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے آکسفورڈ یونیورسٹی سے بی۔ اے آنرز کے امتحان میں کامیابی حاصل کی ہے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ صاحبزادہ صاحب موصوف کی اس کامیابی کو احمدیت اور اسلام کے لئے مفید ثابت کرے۔ اور انہیں زیادہ سے زیادہ خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق عطا فرمائے ؛

درخواست ہائے دُعا

شیخ محمد شفیع صاحب لدھیانوی حال بمبئی کا لڑکا محمد رفیق بیمار ہے۔ سید بدر الدین صاحب کلکتہ خود اور ان کے متعلقین بیمار ہیں۔ عبد الجلیل صاحب شیوہ بنگلہ نہر خود اور ان کے بال بچے علیل ہیں۔ امۃ الحفیظ بنت بابو محمد خورشید صاحب اوورسیر قادیان بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ ان سب کی صحت کے لئے دُعا کی جائے ؛

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۹ جولائی ۱۹۳۸ء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو آج بعد عصر سر درد کا دورہ رہا۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ صحت کاملہ عطا فرمائے ؛

آج خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب مسلم لیگ کونسل کے اجلاس میں شامل ہونے کے لئے دہلی تشریف لے گئے ہیں۔

آج بعد نماز عصر ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ شام صوفی عبد القدیر صاحب مجاہد جاپان اور چودہری حاجی احمد خان صاحب ایاز مبلغ مغربی ممالک کے اعزاز میں ایک مختصر سی مجلس منعقد کی۔ جس میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب میر محمد اسحق صاحب جناب مولوی محمد الدین صاحب اور چند اور اصحاب شریک ہوئے۔ ماسٹر صاحب نے چائے اور مٹھائی سے دعوت کی۔ ایاز صاحب نے ہنگرین میں اور صوفی صاحب نے جاپانی میں میزبان صاحب کا شکریہ ادا کیا ؛

حضرت لُوط علیہ السلام کا واقعہ

(۱)

سابقہ مضامین

"الفضل" (۲۷ مئی) میں ایک مضمون حضرت لوط علیہ السلام کے ایک واقعہ کے متعلق حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کے قلم سے شائع ہُوا ہے۔ جس میں آپ نے مندرجہ ذیل امور کا خاص طور پر ذکر کیا ہے:-

۱۔ جب حضرت لوط علیہ السلام مہمانوں کو اپنے گھر لائے۔ اور سدوم کے رہنے والے ان کی خبر پاکر آپ کے گھر کے اردگرد جمع ہوکر شور مچانے لگے۔ تو آپ نے روز روز کے لڑائی جھگڑوں۔ اور فسادوں سے بچنے کے لئے یہ تجویز پیش کی۔ کہ دیکھو۔ اس وقت میری دو بیٹیاں جوان موجود ہیں۔ سارا گاؤں جانتا ہے۔ کہ ان سے زیادہ نیک اور پاک لڑکیاں تمہیں اور کہیں نہیں مل سکتیں ان دونوں کی شادی میں تمہارے ہی دو لڑکوں سے کر دیتا ہوں۔ جن سے بھی تم منظور کرو۔ بشرطیکہ تم امن سے رہو۔

۲۔ قرآن کی عبارت سے کہیں نہیں معلوم ہوتا۔ کہ فرشتے لڑکوں کی شکل میں متمثل ہوکر آئے تھے۔ وہاں تو مہمان لکھا ہے۔ بلکہ عذاب کے فرشتے تو غلاظ شداد اور بڑی بڑی ڈاڑھیوں والے ہونگے:۔

۳۔ قرآن کہتا ہے۔ کہ وہ اس وقت بدفعلی کے ارادہ سے نہیں آئے تھے:۔

اس کے بعد "الفضل" مورخہ ۹ جون میں اس واقعہ کے متعلق ایک مضمون مولوی ابوالعطاء صاحب کا شائع ہُوا ہے جس میں انہوں نے حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب سے ان تینوں باتوں میں اختلاف کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

۱۔ اس موقع پر ھٰؤُلاءِ بناتی ھن اطھر لکم کہنے سے رشتہ مصاہرت کی درخواست کرنا ہرگز مراد نہیں ہوسکتا:۔

۲۔ میرے علم میں قرآن مجید نے توضیح نہیں فرمائی۔ کہ اہل سدوم نے ان فرشتوں کو دیکھا۔ وہ تو ان کو امرد (بے ریش) سمجھ کر ہی آئے تھے:۔

۳۔ قرآن مجید بصراحت فرماتا ہے۔ کہ وُہ حضرت لُوط کے مکان پر بہ نیت بد آئے تھے۔ اور ھٰؤُلاءِ بناتی ھن اطھر لکم میں بنات سے مراد اہل سدوم کی ازواج تھیں۔ کیونکہ حضرت لوط علیہ السلام اس قوم کے نبی تھے۔ اور یوں بھی معمر ہوتے۔ اور واعظ کے مقام پر کھڑے ہونے کے باعث قوم کی عورتیں ان کی بمنزلہ بیٹیاں ہی تھیں۔ اس لئے وُہ سدومیوں کو بیا قوم اور ان عورتوں کو بناتی کہنے میں حق بجانب تھے۔ اور ایک تفسیر میں یہ ہے۔ کہ انہوں نے اپنی بیٹیوں کو بطور یرغمال پیش کیا تھا:۔

قابلِ غور امور

حضرت لوط علیہ السلام کے واقعہ کا ذکر جن آیات میں ہے۔ ان کے حل کے لئے مندرجہ ذیل امور پر غور کرنا ضروری ہے

۱۔ حضرت لُوط علیہ السلام کون تھے:۔

۲۔ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کن جرائم کے ارتکاب کی وجہ سے مستوجب عذاب ہوئی

۳۔ حضرت لوط علیہ السلام کی کتنی بیٹیاں تھیں

۴۔ کیا حضرت لوط علیہ السلام کے مہمان فرشتے تھے۔ یا انسان۔ اور کیا اہل سدوم نے انہیں دیکھا تھا:۔

۵۔ کیا اہل سدوم بدفعلی کی نیت سے آئے تھے۔ یا کوئی اور وجہ تھی:۔

۶۔ ھٰؤُلاءِ بناتی میں بنات سے کیا مُراد ہے:۔

۷۔ اگر یرغمال والے معنی صحیح ہیں۔ تو کیا یرغمال کا رواج پُرانے زمانہ میں پایا جاتا تھا۔ اور کیا مذکورہ واقعہ میں ان معنوں کا لینا قرینِ قیاس ہے:۔

حضرت لُوط علیہ السّلام کون تھے

حضرت لوط علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قریبی رشتہ داروں میں سے تھے۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے قدیمی وطن میں تبلیغ شروع کی تو انہوں نے اور غیروں نے آپ کی شدید مخالفت کی آپ کے قتل کے منصوبے کئے۔ آپ کو تبلیغ سے روکنے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ لیکن حضرت لوط علیہ السلام جو رشتہ میں آپ کے بھتیجے تھے۔ آپ پر ایمان لے آئے۔ جیسا کہ آیت فآمن لہ لوط سے ظاہر ہے۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بحکم الٰہی مع حضرت لوط علیہ السلام اپنے قدیمی وطن اُور سے ہجرت کی۔ جب کنعان پہونچے جس کے متعلق اللہ تعالےٰ نے حضرت ابراہیم کو یہ وعدہ دیا تھا۔ کہ ان کی اولاد اس زمین کی وارث ہوگی۔ تو وہاں بائیبل اور یہود کی قدیم روایات کے مطابق دونوں چچا بھتیجا کے گلوں کے چرواہوں میں جھگڑا ہوگیا۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے روز کے جھگڑے کو ختم کرنے کے لئے یا شاید مناسب سمجھا۔ کہ ان کی تعلیم کی اشاعت دوسرے مقامات میں بھی ہو۔ حضرت لُوط علیہ السلام کو یہ اختیار دیا۔ کہ اگر وُہ اس زمین کے دائیں حصہ میں جانا چاہتے ہیں تو وہاں چلے جائیں۔ اور اگر بائیں جانب کا حصہ لینا چاہتے ہیں۔ تو وُہ اختیار کرلیں۔ چنانچہ حضرت لُوط علیہ السلام نے سدوم و عمورہ کا علاقہ اپنے لئے انتخاب کیا۔ جو بہت سرسبز و شاداب علاقہ تھا۔ اور سدوم اپنی جائے رہائش بنالی۔ انہی ایام میں جاگیرداروں کی جو ایک ایک دو دو گاؤں کے مالک ہوتے تھے جنہیں بائیبل میں بادشاہ کہکے پکارا گیا ہے آپس میں جنگ ہوگئی۔ چنانچہ سدوم اور عمورہ اور ادمہ اور ضوغر کے بادشاہوں کی عیلام کے بادشاہ کدر لعوُمر اور جوئیم کے بادشاہ ترعال اور شنعار کے بادشاہ امرافل اور اسار کے بادشاہ اریوک سے جنگ ہُوئی۔ جس میں سدوم و عمورہ وغیرہ کے بادشاہوں کو شکست ہوئی۔ اور سدوم اور عمورہ کا تمام مال و اسباب فاتحین نے لوٹ لیا۔ اور حضرت لوط علیہ السلام کو معہ ان کے تمام مال و متاع کے پکڑ کرلے گئے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس امر کی خبر لگی۔ تو آپ نے ۳۱۸ نوجوان لے کر ان کا تعاقب کیا۔ اور رات کو ان پر حملہ کیا۔ اور ان کو شکست دے کر تمام غنیمت کا اسباب واپس لیا۔ اور حضرت لوط علیہ السلام کو بھی ان سے چھُڑا لائے۔ سدوم اور عمورہ وغیرہ کے بادشاہ حضرت ابراھیم علیہ السلام کے استقبال کے لئے نکلے۔ اور سدوم کے بادشاہ نے درخواست کی۔ کہ آپ میرے آدمی واپس کردیں۔ اور اموال اپنے رکھ لیں۔ لیکن حضرت ابراھیم علیہ السلام نے ان کے تمام اموال بھی واپس کر دیئے"۔ (پیدائش باب ۱۴)

حضرت لوط علیہ السلام اپنے اہل وعیال سمیت سدوم میں رہنے لگے۔ آخر جب سدوم کے لوگوں کی شرارتیں اس حد تک پہونچ گئیں کہ انہیں عذاب دیا جائے۔ تو اللہ تعالےٰ نے حضرت لُوط علیہ السلام کو ان کی طرف رسول کرکے مبعوث کیا:۔

یہودی روایات میں حضرت لوط علیہ السلام کے متعلق نہایت سخت ریمارک کئے گئے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے کہ جب حضرت لوطؑ حضرت ابراھیمؑ سے علیحدہ ہُوئے۔ تو انہوں نے کہا:۔

I have no desire in Ibraham nor in his God

یعنی مجھے نہ ابراھیم کی خواہش ہے اور نہ اس کے خدا کی۔ یعنی مجھے دونوں کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اور ایک روایت میں لکھا ہے۔ کہ وُہ دولت جمع کرنے کے بہت طامع اور حریص تھے اور سدوم میں تو وُہ سود بھی لیا کرتے تھے اور یہ بھی لکھا ہے۔ کہ فرشتوں کے کہنے کے بعد گھر اور شہر سے نکلنے میں ان کے تردد کی وجہ وُہ دولت و جاگیر تھی۔ جس کے وُہ مالک تھے۔

پھر کہتے ہیں۔ کہ ان پر جو بھی اللہ تعالےٰ کا فضل اور انعام ہُوا۔ وُہ صرف حضرت ابراھیم علیہ السلام کی خوبیوں اور نیکیوں کے طفیل تھا۔ ورنہ وہ بھی سدوم کے باشندوں کے ساتھ تباہ کردیئے جاتے۔ (جیوش انسائیکلوپیڈیا مطبوعہ نیو یارک زیر لفظ (Lot)

اگرچہ ۲ پطرس باب ۲ آیت ۷-۸ میں حضرت لُوط علیہ السلام کے حق میں راستباز کا لفظ استعمال کیا گیا ہے لیکن قرآن مجید نے انہیں رسول۔ امین قرار دیا ہے۔ اور یہ کہ وُہ ایسے راستباز۔ اور امین تھے۔

کہ وہ مخالفوں کے مونہہ پر علانیہ کہتے تھے۔ انی لکم رسول امین کہ میں خدا کا رسول ہوں۔ اور امین ہوں۔ تم کوئی گناہ یا عیب مجھ میں ثابت نہیں کر سکتے۔ قرآن مجید کے نزول کے بعد بعض یہودی علماء بھی اس حقیقت کے قائل ہو گئے ہیں چنانچہ Alphabet of Bin Sira(Ed Baghdad. (P.P.26.176.19b) میں ان کے تعلق لکھا ہے۔

Perfectly righteous man (Zaddiu Gamur) and prophet

یعنی کہ وہ کامل راستباز اور نبی تھے (جیوش انسائیکلو پیڈیا مطبوعہ نیویارک زیر لفظ ......)

بہر حال وہ خدا تعالےٰ کے ایک نبی تھے۔ جو اہل سدوم و عمورہ اور ان کے ارد گرد کی چند بستیوں کو تبلیغ کرتے رہے۔ مگر ان لوگوں نے آپ کی سخت مخالفت کی۔ اور جب آپ نے انہیں بد اعمالی سے روکا جن کے وہ مرتکب ہوتے تھے۔ تو انہوں نے ان کی بات سننے کی بجائے کہا اخرجوھم من قریتکم انھم اناس یتطھرون۔ کہ انہیں اپنی بستی سے نکال دو۔ کیونکہ وہ دوسروں کو تو ناپاک خیال کرتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو سب سے بڑا پاکباز سمجھتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ان لوگوں پر رعب تھا۔ اور ان کے زیر احسان تھے۔ اس وجہ سے حضرت لوط علیہ السلام کو انہوں نے قتل کی دھمکی نہیں دی۔ جیسا کہ دوسرے رسولوں کو دی گئی۔ ایک دوسرے مقام پر بھی ان کا جواب لئن لم تنتہ یالوط لتکونن من المخرجین (شعراء ۹) مذکور ہے۔ یعنی اے لوط اگر تم اپنی تبلیغ سے باز نہ آئے۔ اور ہمارے پرائیویٹ معاملات میں دخل دینے سے نہ رکے تو تمہیں یہاں سے نکال دیا جائے گا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کے اخلاق فاضلہ کا ان پر نہایت گہرا اثر تھا۔ اور وہ دل سے انہیں نکالنا نہ چاہتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ میں تو صرف خدا کے ارشاد کے ماتحت یہاں ٹھہرا ہوا ہوں۔ ورنہ میں تمہارے اعمال کی وجہ سے تم کو خود ناپسند رکھتا ہوں۔ مجھے تم میں رہنے کی کوئی خوشی نہیں ہے۔ تب انہوں نے اللہ تعالےٰ سے دعا کی کہ اے خدا مجھے اور میرے اہل کو ان کے بد اعمال سے اور اس عذاب سے جو ان کی بد اعمالی کے نتیجہ میں ان پر آئے گا نجات عطا فرما۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے دعا قبول فرمائی۔ اور حضرت لوط علیہ السلام کو ان کے اہل سمیت سدوم چھوڑ دینے کا حکم آ گیا۔ اور وہ لوگ تباہ کر دیئے گئے۔

اہل سدوم کی بد اعمالیاں

باشندگان سدوم و عمورہ جن بد اعمالیوں کی وجہ سے عذاب کے مستحق ہوئے۔ وہ صرف سدومیت کا ارتکاب ہی نہ تھا۔ بلکہ وہ اور بھی گناہ کیا کرتے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ولوطا اذ قال لقومہ انکم لتاتون الفاحشۃ ما سبقکم بھا من احد من العالمین ائنکم لتاتون الرجال و تقطعون السبیل و تأتون فی نادیکم المنکر فما کان جواب قومہ الا ان قالوا ائتنا بعذاب اللہ ان کنت من الصادقین قال رب انصرنی علی القوم المفسدین (عنکبوت) اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے لوط علیہ السلام کی قوم کی ان برائیوں کا ذکر کیا ہے جن پر تنبیہ کرنے کے لئے حضرت لوط علیہ السلام کو بھیجا گیا تھا۔ اور وہ یہ ہیں

(۱) وہ فاحشہ کے مرتکب ہونے میں بے نظیر تھے۔ وہ (Sodomy) غیر طبعی بےحیائی کا ارتکاب کرتے تھے

(۲) قطع سبیل کرتے تھے۔ یعنی راہ چلتے لوگوں کو چھیڑتے۔ اور ان پر آوازے کستے اور مخول اور استہزا کرتے تھے۔ مسافروں کو لوٹ لیتے تھے۔ یعنی ڈاکے ڈالتے تھے۔ مہمان نواز نہیں تھے۔ بلکہ دوسروں کو بھی مہمان نوازی سے روکتے۔ اور اجنبی مسافروں کو اپنے شہر میں رات بسر کرنے کی بھی اجازت نہ دیتے تھے۔

۳- اور اپنی مجالس میں منکرین ان برائیوں کا ارتکاب کرتے تھے۔ جنہیں شریعت اور عقل صحیح برا قرار دیتی ہے جیسے رنڈیوں کا ناچ شراب۔ جوا وغیرہ

حضرت لوط علیہ السلام کی بیٹیاں

بائبل سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت لوط علیہ السلام کی کچھ بیٹیاں سدوم کے لوگوں سے بیاہی ہوئی تھیں۔ اور دو غیر شادی شدہ تھیں چنانچہ پیدائش ۱۹/۱۴ میں لکھا ہے۔ "تب لوط باہر جا کر اپنے دامادوں سے جن سے اُن کی بیٹیاں بیاہی تھیں بولا اور ان سے کہا کہ اٹھو اور اس مقام سے نکلو"۔ اور پیدائش ۱۹/۸ میں لکھا ہے کہ حضرت لوط نے لوگوں سے کہا "اب دیکھو میری دو بیٹیاں ہیں جو مرد سے واقف نہیں یعنے غیر شادی شدہ ہیں"۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت لوط علیہ السلام کی دو سے زائد بیٹیاں تھیں۔ کچھ شادی شدہ اور دو غیر شادی شدہ تھیں۔ لیکن آپ کی نرینہ اولاد اس وقت تک کوئی نہیں تھی۔ اسلئے حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کا یہ فرمانا کہ حضرت لوط علیہ السلام نے صلح کی نیت سے سدومیوں سے رشتہ داری کا تعلق پیدا کرنے کی تجویز پیش کی تھی۔ میرے نزدیک درست نہیں ہے کیونکہ آپ کی کچھ لڑکیاں تو ان سے پہلے بھی بیاہی ہوئی تھیں۔ پھر ایسے موقعہ پر جبکہ قوم ان کے خلاف افروختہ تھی اپنی لڑکیوں کا رشتہ پیش کرنا بعید از دور اندیشی معلوم دیتا ہے

حضرت لوط علیہ السلام کے مہمان

اس امر میں اختلاف ہوا ہے۔ کہ آیا جو مہمان حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے ہو کر حضرت لوط علیہ السلام کے پاس آکر ٹھہرے وہ فرشتے تھے یا انسان۔ میں اسوقت اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتا۔ اگر وہ فرشتے بھی تھے۔ تو وہ بصورت مردوں کے تھے۔ رہی یہ بات کہ اہل سدوم نے انہیں اس وقت تک نہیں دیکھا تھا اور وہ مُرد (بے ریش) سمجھ کر ہی آئے تھے۔ میرے نزدیک درست نہیں معلوم ہوتا بلکہ قیاس غالب یہی ہے کہ انہوں نے ضرور دیکھا ہوگا۔ کم از کم جس مخبر نے انہیں مہمانوں کا پتہ دیا ہوگا۔ اس نے تو انہیں ضرور دیکھا ہوگا۔ اور پھر جا کر دوسروں کو بتایا ہوگا۔ کہ اس اس طرح کے کچھ اجنبی مرد حضرت لوط علیہ السلام کے گھر ٹھہرے ہوئے ہیں۔ اور اجنبی مردوں کے تعلق بغیر دیکھے انہیں بے ریش نوجوان خیال کر کے اگر وہ سدومیت کے ارادہ سے آئے تھے۔ تو حضرت لوط علیہ السلام کے گھر پر صرف تین کی خاطر جم غفیر کا آکر مطالبہ کرنا قرین قیاس نہیں معلوم ہوتا۔ اور آیت وجاء اھل المدینۃ یستبشرون سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا خوشی میں دوڑتے ہوئے گرتے پڑتے آنا اس امر کی دلیل ہے کہ انہیں نووارد مہمانوں کے تعلق پورا علم ہو چکا تھا۔

خاکسار جلال الدین شمس از لنڈن

احمدی تاجروں سے گزارش

دیکھا گیا ہے کہ احمدی تاجر اخبار "الفضل" میں اشتہار شائع نہیں کراتے۔ حالانکہ "الفضل" میں اشتہار شائع کرانے سے نہ صرف مالی لحاظ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ بلکہ اخبار کی امداد کر کے ثواب بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ الفضل کے نرخ اشتہارات دوسرے اخبارات کے مقابلہ میں بہت کم ہیں۔ اور پھر سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ہندوستان میں اور بیرون ہند جہاں جہاں احمدی موجود ہیں وہاں الفضل پہونچتا ہے۔ پس جماعت کے تاجر اصحاب کو چاہیئے کہ الفضل میں کثرت سے اشتہارات شائع کرائیں مزید تفصیلات الفضل کے مینیجر صیغہ اشتہارات سے معلوم کی جا سکتی ہیں۔ لیکن یہ بات ہمیشہ مدنظر رکھنی چاہیئے کہ اشتہار اعلےٰ اخلاقی معیار کے مطابق ہوں۔ مینیجر

تحریک جدید کے ماتحت تبلیغ

چین میں تبلیغ احمدیت

تحریک جدید اور خلافت جوبلی فنڈ میں جماعت احمدیہ چین کی شمولیت

اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس علاقہ میں بذریعہ چینی اور انگریزی لٹریچر اور بذریعہ تقریر و تحریر تبلیغ کا کام حسب سابق جاری ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ساٹھ عدد کتب اسلامی اصول کی فلاسفی کا چینی ترجمہ بذریعہ ڈاک معززین کو پہنچایا گیا۔ اس سے قبل آج تک تبلیغی ٹریکٹ تین ہزار کی تعداد میں انگریزی دان طبقہ میں تقسیم کیا جا چکا ہے۔ خدا کے فضل سے ہمارے لٹریچر کا بہت اچھا اثر ہو رہا ہے۔ بعض تحقیق بھی کرتے ہیں۔ مسز فونگ جو قریباً ایک سال سے زیر تبلیغ تھیں۔ اپنے تین بچوں سمیت احمدیت میں داخل ہوئیں۔ اب وہ مجھ سے نماز کا سبق پڑھتی اور اسلام کے متعلق مزید معلومات حاصل کرتی رہتی ہیں۔ ان کی بچی یسرنا القرآن نصف تک پڑھ چکی ہے مسٹر فونگ ونگ چیونگ ان سے قبل احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں۔ اور خدا کے فضل سے اخلاص کا اچھا نمونہ دکھلا رہے ہیں۔ اپنی دلی خوشی اور جوش سے ماہواری چندہ میں باقاعدگی سے حصہ لیتے ہیں۔ خلافت جوبلی فنڈ میں بھی انہوں نے حصہ لیا ہے۔ دونوں میاں بیوی انگریزی میں اچھی قابلیت رکھتے ہیں۔ اس لئے چینی اور انگریزی کے لٹریچر کے مطالعہ میں انکو بہت آسانی ہے دونوں سلسلہ کے لٹریچر اور ریویو ؟ کا مطالعہ کرتے رہتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان سب کو دین کے مخلص خادم بنائے ؛

تین تعلیم یافتہ نوجوان زیر تبلیغ ہیں ان کو اسلام کی تمدنی اور روحانی ترقیات تک پہنچانے والی فطرتی تعلیم وقتاً فوقتاً سمجھائی جاتی ہے۔ اب وہ اسلام کی تعلیم کے محاسن اور خوبیوں کے معترف ہیں۔ اس بات کی خواہش بھی پیدا ہو رہی ہے کہ انمیں وہ خوبیاں پیدا ہوں۔ اللہ تعالےٰ انکو سیدھے راستے کی توفیق دے

دوسرے احمدی دوستوں کو بذریعہ ملاقات مجلسی گفتگو اور مناسب لٹریچر کے مطالعہ کی تلقین اور وقتاً فوقتاً مسائل متعلقہ پر روشنی ڈالنے کے ذریعہ تربیت اور تعلیم دیجاتی ہے۔ اور ہر مرکزی تحریک ان تک پہنچا کر عملی طور پر منظم رہنے کی پرزور تحریک کی جاتی ہے۔ خدا کے فضل سے دوست انجمن میں آتے رہتے ہیں۔ اور اپنی حالت اور ماحول کے تأثرات و حالات سے آگاہ کرتے رہتے ہیں۔

گزشتہ سال تحریک جدید سال سوم میں یہاں دوستوں کو ستّر روپے مرکز میں ارسال کرنے کی توفیق ملی۔ اس سال خدا کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ ہانگ کانگ نے ۱۶۲ روپے جون ۱۹۳۸ء میں بھیجکر اپنا وعدہ میعاد کے اندر سو فیصدی پورا کر دیا ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک

اس کے علاوہ تحریک خلافت جوبلی فنڈ میں بھی دوستوں نے وعدے کئے ہیں جن کی تعداد تا حال ایک سو پانچ روپے تک پہنچی ہے مکرمی صوفی عبد الغفور صاحب بی اے سابق مبلغ چین کے وعدہ ہائے تحریک خلافت جوبلی فنڈ اس کے علاوہ ہیں۔

چین کی اکثر شہری زندگی عموماً اور سواحلی علاقے خصوصاً مذہبی طور پر مفلوک الحال اور مغربیت زدہ ہیں۔ اور مغربی تمدن کا چین کے علاقہ پر بہت برا اثر پڑا ہے۔ جس کو اب مدبر چینی بہت بری طرح محسوس کرتے ہیں۔ اور بے اختیار دوران کلام میں کہہ اٹھتے ہیں۔ کہ مغربی طرز تمدن اور رسم

حضرت موسیٰ اور حضرت خضر کے واقعہ میں مچھلی گم ہونے کی حقیقت

حضرت موسیٰ اور حضرت خضر علیہما السلام کے قصہ کو حضرت مخدوم میر صاحب قبلہ اصلی اور امر واقعہ ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ اور اسی لئے مچھلی کو بھی بھون ڈالا ہے ادھر جناب "سالم" صاحب نے ایک درجن دلائل کی روشنی میں اس قصہ کو کشفی ثابت کر کے بیچاری مچھلی کو سالم رکھنے کی کوشش کی ہے۔

میرے خیال میں یہ مچھلی ہی سارے واقعہ کا فیصلہ کر سکتی ہے کہ وہ کشفی نظارہ تھا یا واقعہ ظاہری

حضرت میر صاحب کی تشریح پر میرے چند استفسارات ہیں۔ جو اگر حل ہو جائیں تو شائد ساری بات حل ہو جائے گی۔

۱۔ حضرت میر صاحب فرماتے ہیں:۔ "نہ مچھلی کے ساتھ کوئی خاص بات وابستہ تھی۔ بلکہ حضرت موسیٰ کو حضرت خضر کا یہ نشان دیا گیا تھا۔ کہ تم سیدھے سفر کرتے چلے جاؤ۔ جب تمہاری کوئی چیز گم ہو جائے تو سمجھ لینا کہ منزل مقصود آ گئی"

دریافت طلب امر یہ ہے کہ کہاں سے یہ بات نکلی۔ حوالہ درکار ہے حوالہ درست نکل آئے۔ تو پھر حضرت موسیٰ کا سفر یقیناً ظاہری ماننا پڑے گا۔ چاہے تاریخ سے اس کا پتہ چلے یا نہ چلے۔ کیونکہ ایک نبی سے یہ بات مستبعد ہے کہ خدا کی طرف سے اسے ایک سفر کا نشان بتلایا جائے اور وہ سفر کرے ہی نہیں۔

۲۔ قرآن کریم نے "مجمع البحرین" کو نشان قرار دیا ہے۔ جس سے بڑھ کر واضح نشان ہو نہیں سکتا۔ اور یہ ظاہر ہے کہ منزل مقصود کے بتلانے کے لئے جغرافیائی نشان ضرور ہوتے ہیں۔ نہ ایک ایسی بات جو ہمیشہ سفر میں درپیش ہوتی رہتی ہے۔ حضرت میر صاحب فرماتے ہیں:۔ "خواہ اسکی لاٹھی گم ہو جاتی یا لوٹا یا بستر"

۳۔ حضرت میر صاحب نے "غذاء" سے یہ استدلال کیا ہے کہ مچھلی بھنی ہوئی تھی حالانکہ اس کی ضرورت نہیں۔ کہ غذاء کا اطلاق صرف پکی ہوئی چیزوں پر ہو۔ اور پھر یہ کیسے معلوم ہو گیا۔ کہ اس وقت وہ مچھلی ہی ان کی غذا کے لئے تھی اور کچھ نہ تھا۔ ممکن ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ناشتہ طلب کیا ہو اور ان کے رفیق کو مچھلی یاد آ گئی ہو۔

پھر بعض مچھلیاں کئی کئی دنوں تک بے آب و دانہ زندہ رہتی ہیں اور یہ ہمارا تجربہ ہے۔ ہماری طرف تاڑ کے درخت ہوتے ہیں بہت اونچے اونچے ان کے پتے چھتریوں کی طرح ہوتے ہیں برسات میں بعض قسم کی چھوٹی چھوٹی مچھلیاں انپر چڑھ جاتی ہیں کافی عرصہ کے بعد پھل توڑنے یا پتے کاٹنے کیلئے جب لوگ درختوں پر چڑھتے ہیں تو وہ مچھلیاں جو کوؤں اور چیلوں کی زد سے بچی رہتی ہیں۔ نیم مردہ اور بعض مردہ پائی جاتی ہیں۔ اور یہ بھی ہم نے دیکھا ہے کہ ایک مچھلی بظاہر مردہ معلوم ہوتی ہے لیکن پانی کی بو قریب سے پا کر اچھل پڑتی ہے اور پانی میں چلی جاتی ہے۔ ممکن ہے کہ حضرت موسیٰ اور آپ کے رفیق نے راستہ سے کوئی مچھلی لی ہو۔ کہ آگے چل کر بھون لینگے یا پکا لیں گے۔ اور وہ "پڑاؤ" کی جگہ رکھی ہوئی ہو۔ پانی کے قرب اس کے مردہ اعصاب میں جان پڑ گئی ہو اور وہ اچھل کر پانی میں جا پڑی ہو۔ بیشک یہ ایک اچنبھے کی بات ہے اور ایسی بات ہے جس کے متعلق حضرت موسیٰ کے رفیق صحیح طور پر کہہ سکتے ہوں کہ وما انسانیہ الا الشیطان ان اذکرہ (حضرت میر صاحب کہتے ہیں۔ کہ شیطان نے مجھے بھلایا کہ میں اسے اٹھا کر محفوظ جگہ رکھ دوں حالانکہ قرآن کہتا ہے ان اذکرہ یعنی اسکے ذکر کرنا بھول گیا۔)

۴۔ اگر یہ نشان تھا تو چاہئے تھا۔ کہ کوئی اچنبھے کی بات ہوتی نہ ایسی جو ہمیشہ سفر میں درپیش آتی ہے۔ مردہ مچھلی کا کود کر پانی میں چلا آنا بیشک تعجب خیز ہے۔ نہ کہ بھونی مچھلی کا لڑھک کر پانی میں چلا جانا۔ یہ ایک معمولی بات تھی جو ہمیشہ پیش آتی ہے۔ اور ہم

الفضل کی توسیع اشاعت اور احباب کا فرض

ابھی تک جماعت احمدیہ کا صرف ایک روزنامہ ہے۔ لیکن آئے دن کے اعلانات سے ظاہر ہے۔ کہ وہ بھی مالی مشکلات سے آزاد نہیں۔ اور یقیناً اخبار کی ظاہری شکل اور معنوی صورت پر ان حالات کا گہرا اثر پڑتا ہے۔ اخبار کو بہتر صورت میں چلانے کے لئے ایک حد تک مالی تفکرات سے بے فکری ضروری ہے۔ اور اس میں تو کوئی شبہ نہیں کہ اخبارات قومی زندگی اور علمی ترقی کا معیار ہیں۔ "الفضل" کسی کا ذاتی اخبار نہیں بلکہ جماعت احمدیہ کا ترجمان ہے اس کی بہتری اور بہبودی کا خیال ہر احمدی کو ہونا چاہئے۔ اور اس کی ترقی کے لئے مقدور بھر کوشش کرنی چاہئیے کیا یہ ضروری نہیں کہ جب ہماری جماعت ہندوستان بلکہ دنیا بھر میں واحد اور منظم جماعت ہے۔ تو ہمارا اخبار بھی دوسرے فرقوں کے اخبارات سے ممتاز ہو؟ یقیناً یہ ضروری ہے لیکن کیا یہ ممکن ہے۔ کہ اگر تمام احباب الفضل کو ترقی دینے کا تہیہ کر لیں تو وہ فی الواقعہ ہندوستان کا ممتاز پرچہ نہ بن جائے؟

میرے نزدیک ہر احمدی کی یہ خواہش ہوگی۔ کہ اپنے روزنامہ کو بہتر صورت میں دیکھے۔ اس کا کاغذ زیادہ پائدار ہو۔ کیونکہ اس کے فائل آئندہ نسلوں کے لئے محفوظ رکھے جاتے ہیں۔ اس کا خط زیادہ پاکیزہ ہو۔ اس کی طباعت زیادہ عمدہ ہو۔ اس کے مضامین اعلیٰ پایہ کے ہوں۔ اس کی نظم و نثر کا ادبی معیار بہت بلند ہو۔ یہ ایسا پرچہ ہو۔ کہ ہر احمدی اسے فخر کے ساتھ دوسروں کے سامنے پیش کر سکے۔ اس قسم کے صفات میں ہر وقت ترقی کی گنجائش ہے اور بلاشبہ الفضل اس میدان میں موجودہ حالت سے بہت آگے بڑھ سکتا ہے بشرطیکہ احباب جماعت اپنے فرض کو ادا کریں۔ اور جماعتی روزنامہ کی اہمیت کو سمجھیں اور الفضل کے لئے ترقی کرنے کی خاص سہولت پیدا کریں۔ شاید بہت سے احباب کو معلوم نہیں کہ قادیان ایسی بستی سے روزانہ اخبار نکالنے میں اس سے بہت زیادہ دقتیں اور مشکلات ہیں جتنی کسی بڑے شہر میں ہوتی ہیں۔ اور اخبار کو مزید دلچسپ بنانے کے لئے اس سے بہت زیادہ اہتمام درکار ہے جتنا کہ عام حالات میں کرنا پڑتا ہے۔

الفضل ایک عام تبلیغی پرچہ ہی نہیں بلکہ بہترین مربی بھی ہے۔ بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایمان پرور ملفوظات، حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے روحانیت سے پُر خطبات اور اہم ترین مقالات، نیز دیگر علمی و روحانی ہدایات کے علاوہ جماعت کی رفتار ترقی کا بہترین پیمانہ ہے۔ "الفضل" مرکز اور بیرونی احمدیوں میں اتصال کا ذریعہ ہے۔ جو لوگ اخبار کا مطالعہ نہیں کرتے وہ بہت سی نیک تحریکات سے محروم رہ جاتے ہیں۔ بہت سے ضروری حالات اور واقعات سے بے علم ہوتے ہیں۔ بلکہ میرے تجربہ میں ان کی روح میں وہ نشاط اور عملی زندگی مضمحل ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ جو مومن کا طغرائے امتیاز ہے۔ اور آخرکار ان کی مثال اس شاخ کی سی ہو جاتی ہے۔ جو درخت سے علیحدہ ہو۔ میں واضح الفاظ میں کہنا چاہتا ہوں۔ کہ حقیقی طور پر روحانی تروتازگی کے بقاء اور اضافہ کے لئے "الفضل" کا مطالعہ ازبس ضروری ہے اور جو لوگ ابھی تک اس نعمت سے بے نصیب ہیں۔ ہماری ہمدردی کا تقاضا ہے۔ کہ ان کو بھی اس طرف متوجہ کریں تاکہ وہ اور ان کے جملہ متعلقین اس سے بہرہ ور ہو سکیں۔

"الفضل" کی ترقی کے سلسلہ میں احباب جماعت کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ اس کے خریداروں میں اضافہ کریں۔ اس کی اشاعت کو وسیع کریں۔ جب بعض دوستوں کو خریداری کی تحریک کی جاتی ہے۔ تو بالعموم وہ دو عذر یا ان دو میں سے ایک عذر پیش کیا کرتے ہیں۔ (۱) مالی تنگی۔ (۲) "الفضل" کی موجودہ حالت۔ وہ کہتے ہیں کہ الفضل ایسا ہونا چاہئیے۔ چونکہ ایسا نہیں اس کی خریداری کی خاص ضرورت نہیں۔ بعض احباب الفضل کے چندہ کی رقم کے ادا نہ کر سکنے کا عذر کرتے ہیں۔ لیکن اگر ایسے تمام دوست غور کریں تو انہیں ماننا پڑے گا کہ درحقیقت ان دونوں عذروں کا حل اسی میں ہے۔ کہ "الفضل" کی کثرت سے اشاعت ہو۔ کیونکہ خریداروں کے بڑھنے سے موجودہ مشکلات پر قابو پایا جا سکتا ہے اور جن باتوں کو وہ نقص گردانتے ہیں ان کا بآسانی ازالہ ہو سکتا ہے اور خریداروں کی کثرت کی صورت میں چندہ بھی کم ہو سکتا ہے۔ گزشتہ دنوں الفضل کے عارضی تعطل نے بہت سے دوستوں کو اس ضرورت کا احساس کرا دیا ہے۔ دراصل نعمت کی قدر اس کے چھن جانے پر بہت زیادہ ہو جاتی ہے۔ بمبئی میں ایک دوست نے اسی احساس کے ماتحت خریداری کی تحریک کی۔ چنانچہ چند خریدار پیدا ہو گئے۔ اگرچہ وہ یک مشت چندہ ادا نہ کر سکتے تھے۔ مگر انہوں نے دو ماہ کا پیشگی اور آئندہ ہر ماہ چندہ عام کے ہمراہ سوا روپیہ ادا کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ اگر غریب دوست اس طریق پر عمل پیرا ہو کر خریدار بن جائیں۔ تب بھی کئی سو خریداروں کا اضافہ ہو سکتا ہے لیکن ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ احباب اپنے فرض کو ادا کرنے کے لئے کمر ہمت کس لیں۔ اور حتی الامکان ہر صاحب وسعت احمدی "الفضل" کا خریدار بن جائے۔ یا پھر چند دوست مل کر جاری کرالیں۔ جو لوگ ہنوز بے توجہ ہیں ان کو عارضی طور پر "الفضل" پڑھنے کے لئے پیش کر دیا جائے۔ جب وہ چاشنی محسوس کریں گے تو خود بخود خریدار بن جائیں گے۔ لیکن یہ ملحوظ رہے کہ ایسی صورت نہ ہو۔ کہ وہ اس پر قناعت کر بیٹھیں۔ اور خریدار بننے کی ضرورت نہ سمجھیں۔

پریس کو مضبوط کرنا اور جماعتی روزنامہ کو بہترین صورت میں جاری رکھنا جماعت کے تمام افراد کا فرض ہے اس لئے میں احباب جماعت سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ وقت کی اس اہم ترین ضرورت کی طرف توجہ فرمائیں اور اپنے اور اپنی اولادوں کے فائدہ کے پیش نظر الفضل کی خریداری قبول فرمائیں۔ خاکسار۔ ابوالعطاء جالندھری

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰ ایکٹ ۷ سنہ ۱۹۳۴ء

بحکم جناب صاحب بہادر چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ اللہ دتا۔ دتیا پسران محمدی ذات جٹ موضع کٹھووال تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے۔ اور بورڈ نے ۱۵ اگست ۳۸ء تاریخ بمقام دسوہہ برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہئیے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔

مورخہ ۵ جولائی سنہ ۳۸ء دستخط جناب چیئرمین صاحب بہادر مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور۔

(مہر۔ قرضہ مصالحتی بورڈ دسوہہ)

سندھ میں حصول اراضی کا ایک نادر موقعہ

میں اپنے رقبہ نصرت آباد میں ایک واٹر کورسس جو کہ نہایت اعلیٰ رقبہ پر بھی مشتمل ہے۔ نصف بیع اور نصف ٹھیکہ پر دینا چاہتا ہوں۔ کل رقبہ قریباً ۷½ سو ایکٹر ہے۔ نصف رقبہ سندھ کی بہترین اراضیات میں شمار ہوتا ہے۔ ریلوے سٹیشن سے آدھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ پانی نہایت عمدہ ہے۔ انجمن کے رقبوں سے ملحق ہے۔ نصف رقبہ خرید شدہ ہے جس کی ۲۰ سال کی اقساط ہیں۔ ۳ سال کی قسطیں اداشدہ ہیں۔ خریدار کو اداشدہ رقم کا اسوقت قریباً ۱۲ ہزار روپیہ ادا کرنا پڑے گا۔ باقی ماندہ رقبہ پانچ سال کے ٹھیکہ پر ہوگا۔ ٹھیکہ فی ایکٹر ۵ روپیہ ہے۔ زمیندار احباب کے لئے نادر موقعہ ہے۔ محنتی ہوشیار زمیندار اس کی آمد سے قسطیں ادا کر کے مالک بن سکتا ہے۔ رقبہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ معلوم ہونا چاہئے۔ کہ آج کل سندھ میں سرکاری اراضیات سہل الحصول نہیں ہیں اور یہ سرکاری رقبہ ہے۔

خاکسار

خان عبداللہ خان آف مالیرکوٹلہ قادیان

پنجاب وٹرنری کالج لاہور میں داخلہ

وٹرنری کالج لاہور میں داخلہ کے لئے امیدواروں کی عرضیاں پرنسپل صاحب کے دفتر میں یکم ستمبر تک پہنچ جانی چاہئیں۔ درخواستیں ایک فارم پر جو کہ پرنسپل صاحب کے دفتر سے یکم ستمبر سے پہلے مل سکتا ہے۔ ہونی چاہئیں۔ درخواستوں کے ساتھ مندرجہ ذیل سندات کا ہونا ضروری ہے۔

(۱) سند امتحان انٹر میڈیٹ پنجاب یونیورسٹی۔ سائنس یا آرٹ فیکلٹی یا اس کے مقابلہ کی کوئی منظور شدہ سند فرسٹ کلاس میٹرک امیدوار بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ (۱) ایف ۔ B.A اور B.S.c ۲

ضرورت

نصرت گرلز ہائی سکول میں چار استانیوں کی ضرورت ہے۔ جو کم از کم جے۔ وی مڈل پاس ہوں۔ ایس۔ وی پاس استانیوں کو ترجیح دی جائے گی۔ حاجت مند بہنیں اپنی درخواستیں بہت جلدی ہیڈ ماسٹر نصرت گرلز ہائی سکول کے نام بھجوا دیں۔ تنخواہ ۱۵-۲۰ روپے دی جائے گی۔

المعلن ہیڈ ماسٹر نصرت گرلز ہائی سکول قادیان

احمدی احباب کو خاص طور سے اس ڈیپارٹمنٹ کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ اپنے لڑکوں کو B.A بنا کر بے کار بٹھانے سے تحریک جدید کی خلاف ورزی ہے۔ اس کالج کے ڈپلومے ملتی ہیں

ناگپور ۲۸ جولائی۔ ڈاکٹر کھارے کے متعلق کانگرس ورکنگ کمیٹی کے فیصلہ سے یہاں ہیجان پیدا ہو گیا ہے۔ اس کے خلاف دو پبلک جلسے کئے گئے۔ ۲ ہزار طلباء نے ہڑتال کر دی اور جلوس مرتب کر کے موجودہ وزیراعظم پنڈت شکل مردہ باد کے نعرے لگاتے پھرے شکل گروپ کے تین ممبر ایک ٹانگہ پر جا رہے تھے۔ طلباء نے ان پر پتھر برسائے۔ جلوس نے پنڈت شکل کا ایک جنازہ تیار کیا۔ اور اس پر ماتم کرتے رہے۔ بالآخر پولیس کو ہجوم منتشر کرنا پڑا۔

لنڈن ۲۸ جولائی معلوم ہوا ہے کہ جاپان میں بغاوت ہو گئی ہے۔ انقلاب پسند تحریک بہت زوروں پر ہے۔ لوگ جنگ کے خلاف بہت مظاہرے کر رہے ہیں۔ چنانچہ ایسے ہی تین لاکھ مظاہرین گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

امرتسر ۲۸ جولائی۔ کسان ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں یہاں جو دفعہ ۱۴۴ نافذ کی گئی تھی۔ اس کی میعاد چونکہ کل ختم ہونے والی ہے اس لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اس میں مزید ایک ماہ کی توسیع کر دی ہے۔

لائلپور ۲۸ جولائی۔ محکمہ نہر اور کسانوں میں جو کشمکش تھی۔ اور جس کی بنا پر کسانوں نے نہروں کا پانی لینا بند کر دیا تھا۔ اس کا خاتمہ ہو گیا ہے کسان اور افسروں میں سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ کسانوں نے نہروں سے پانی لینا شروع کر دیا ہے یہ جھگڑا گذشتہ تین ماہ سے جاری تھا اس کے متعلق اسمبلی میں تحریک التوا بھی پیش ہوئی تھی۔

لکھنؤ ۲۸ جولائی۔ چوراچوری کے دو اسیر انڈیمان سے اور دو بارہ بنکی جیل سے رہا کر دیئے گئے ہیں۔ باقی صرف چار ہیں۔ جو یوپی کے مختلف جیلوں میں ہیں یہ واقعہ ۵ فروری ۲۲ء کو ہوا تھا۔ جب کہ ہجوم نے تھانہ کو آگ لگا کر ۲۲ پولیس والوں کو زندہ جلا دیا تھا۔ اس کے بعد گاندھی جی نے سول نافرمانی کی تحریک بند کر دی تھی۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

رنگون ۲۸ جولائی۔ آج یہاں پھر ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ چھ آدمی ہلاک اور ۱۰۰ مجروح ہوئے۔ شہر میں مسلح فوج تعینات کر دی گئی ہے۔ اور مشین گنیں بھی لگا دی گئی ہیں۔ برمیوں نے ہندوستانی مسلمانوں کی دوکانیں لوٹ لی ہیں۔

لنڈن ۲۸ جولائی۔ ہاؤس آف لارڈز میں امور خارجہ پر تقریر کرتے ہوئے وزیر خارجہ نے کہا۔ کہ ہم زیکوسلواکیہ کی الجھن کو سلجھانے کی کوشش کر رہے ہیں اور وہاں کی گورنمنٹ پر زور دے رہے ہیں۔ کہ فراخ دلی سے کام لے۔ جرمن گورنمنٹ پر ہمیں کامل اعتماد ہے کہ وہ وہاں کی جرمن اقلیت کو یہی مشورہ دیگی کہ مصالحانہ پالیسی پر عمل پیرا ہو۔

ہیگ ۲۸ جولائی۔ حکومت برطانیہ کی طرح ہالینڈ کی حکومت نے بھی سپین کی باغی حکومت کو تسلیم کر لیا ہے۔ اور باہم سفراء کا تبادلہ ہو گیا ہے۔

ایبٹ آباد ۲۸ جولائی۔ بارش کی وجہ سے دریائے سرن میں ہولناک طغیانی آئی۔ ۱۲ میل کی لمبائی میں جس قدر پن چکیاں وغیرہ تھیں۔ سب بہہ گئیں۔ تین درجن سے زیادہ اشخاص ہلاک ہوئے

لاہور ۲۸ جولائی۔ پنجاب اسمبلی کی کانگرس پارٹی کے لیڈر ڈاکٹر گوپی چند نے اعلان کیا ہے کہ کانگرسی انفرادی حیثیت میں زمیندارہ بلوں کے خلاف ایجی ٹیشن میں حصہ نے سکتے ہیں۔

ترلام ۲۸ جولائی۔ وائسرائے ہند کل یہاں آ رہے ہیں۔ ان کے استقبال کے لئے مہاراجہ صاحب نے دو لاکھ روپیہ کی منظوری دی ہے۔

لائل پور ۲۸ جولائی۔ زمیندارہ بلوں کی مخالفت کے لئے ۳۰ و ۳۱ جولائی کو یہاں غیر زراعت پیشہ کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ جس کے سکرٹری نے اعلان کیا ہے کہ ان دنوں تمام ہندو دکاندار اور آڑھتی وغیرہ مکمل ہڑتال منائیں اس کانفرنس کے صدر سر گوکل چند نارنگ ہونگے

لکھنؤ ۲۸ جولائی۔ یوپی میں زمینداروں اور کسانوں کے مابین جو کشیدگی پائی جاتی ہے۔ اس کے پیش نظر گورنمنٹ نے ڈسٹرکٹ حکام کے نام ہدایات جاری کی ہیں۔ کہ جہاں کہیں فساد کا خطرہ ہو۔ فریقین سے ہتھیار واپس لے لئے جائیں۔ اور لائسنس ضبط کر لئے ہیں۔

کلکتہ کی ایک خبر مظہر ہے کہ ضلع راجشاہی کے ایک مسلمان نے چند سال ہوئے ایک ساہوکار سے دو سو روپیہ قرض لیا۔ سات سال بعد ساہوکار نے ۱۶ سو پچاس روپیہ کا مطالبہ کیا۔ مقروض نے ۲ سو نقد ادا کر کے باقی کی نئی دستاویز تحریر کر دی۔ لیکن دس سال بعد پھر ۱۶½ سو کا مطالبہ کیا گیا۔ اس میں سے مقروض نے پھر ۷۰ روپیہ اقساط میں ادا کیا اسی اثناء میں ساہوکار مر گیا۔ اور اس کے لڑکے نے قرضہ بورڈ میں ساڑھے نو سو کا دعویٰ کر دیا جس نے سب واقعات سننے کے بعد صرف پانچ روپیہ کی ڈگری دی

امرتسر ۲۸ جولائی مقدمہ فتح وال اور امرتسر کے ایک مفرور ملزم کا سرینڈر جوگندر سنگھ کو کل پٹنہ کے ایک گوردوارہ میں گرفتار کر لیا گیا۔ جہاں وہ بھیس بدل کر رہتا تھا۔ اس کی گرفتاری کے لئے حکومت کی طرف سے انعام کا اعلان تھا۔ نیز مفرور قرار دے کر اس کی جائداد بھی ضبط کر چکی تھی۔

شنگھائی ۲۸ جولائی۔ یہاں کے امریکن علاقہ میں حکومت امریکہ نے اپنی فوج میں اضافہ کر دیا ہے۔ اور اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ جاپان نے اس کے ساتھ جو معاہدہ کیا تھا۔ اس کی بار بار خلاف ورزی ہوئی ہے۔ جاپان کے اعلیٰ افسر اپنے ماتحتوں سے ایسی بے ضابطگیوں کے متعلق کوئی باز پرس نہیں کرتے

لنڈن ۲۸ جولائی۔ حکومت ہسپانیہ کے ایجنٹ مقیم لنڈن نے اپنی حکومت کی طرف سے حکومت برطانیہ کو مطلع کیا ہے کہ ہسپانیہ سے غیر ملکی رضاکاروں کے اخراج کی اس سکیم پر فوراً عمل کرنے کے لئے وہ تیار ہے جو عدم مداخلت کمیٹی نے مرتب کی ہے۔ تازہ اطلاعات سے پایا جاتا ہے۔ کہ باغیوں کو شکست ہو رہی ہے۔ حکومت نے بارشلونا اور کنکوتیا میں فتح حاصل کی ہے۔ اور اب اس کی فوجیں دریائے ایبرو کو پار کر کے گنڈیپ کا محاصرہ کئے ہوئے ہیں۔

بمبئی ۲۸ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ بمبئی کے ۵۰۰ والدین اور سرپرستوں کے خلاف اس بنا پر مقدمات چلائے جائیں گے۔ کہ انہوں نے اپنے بچوں کو پرائمری سکولوں میں داخل نہیں کرایا۔

بمبئی ۲۸ جولائی۔ ٹائمز آف انڈیا کو معلوم ہوا ہے کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی نے مسٹر جناح کو جو جواب دیا ہے۔ اس میں یہ بھی لکھا ہے کہ فرقہ وارانہ مسائل پر بحث کرنے کے لئے عنقریب تمام فرقوں کی ایک گول میز کانفرنس بلائی جائے گی۔ آپ چاہیں۔ تو اس میں شامل ہو سکتے ہیں۔ یہ کانفرنس پنڈت جواہر لال کی واپسی پر منعقد ہوگی۔

کلکتہ ۲۸ جولائی۔ اسمبلی کے اجلاس میں وزیر مالیات تیس لاکھ روپیہ کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ تا سیلاب زدہ علاقوں کے رہنے والوں کو اس سے امداد دی جائے۔

نئی دہلی ۲۸ جولائی۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ ان دنوں دہلی کو خوبصورت بنانے کے لئے بلدیہ دہلی کے سامنے دو تجویزیں ہیں۔ جنہیں بلدیہ کا سکرٹری اور میونسپل انجنیئر مرتب کر رہے ہیں۔ ان میں سے ایک سکیم پر ۵۰ لاکھ روپیہ اور دوسری پر ایک کروڑ روپیہ خرچ ہوگا اگر حکومت نے ان تجویزوں کو منظور کر لیا تو اس صورت میں انہیں عملی جامہ پہنانے کے لئے بلدیہ کی طرف سے پبلک سے قرضہ لیا جائیگا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی